یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

R L No. 322

صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست
ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم

لله الحمد

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہیں دین آں کلام اللہ المعظم داشتن
بس حدیث مصطفی بجان مسلم داشتن

اغراض و مقاصد

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

فہرست مضامین

ہمارے دوست	صفحہ	۱
فتوحات اہلحدیث	"	"
مدرسۃ القرآن	"	۲
بعض آریہ اخبارات کا اوچھا پن	"	"
مسئلہ ارث	"	۳
مسئلہ سنت الفجر	"	۶
دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح	"	۸
کرنا ؟ فرائب نے	"	۹
فتوے	"	۱۰
انتخاب الاخبار	"	"
تندرستی ہزار نعمت ہے	"	۱۱
آہ دنیا تیری بے وفائی	"	۱۲

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عہ

والیان ریاست سے .. ..

رؤساء و جاگیرداران سے .. ..

عام خریداروں سے .. ..

چھ ماہ کے لئے .. ..

ممالک غیر سے سالانہ ..

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہو۔

نمبر ۱۲ | امرتسر ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک | جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر - یوم جمعہ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

ہمارے دوست

چند دنوں سے اخبار کی اشاعت میں سستی ہے حالانکہ اخبار ہنوز اُس ترقی پر نہیں پہونچا جس پر اُس کو پہونچنا چاہئے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ابھی وہ اُس حد پر بھی نہیں پہونچا کہ اُسکا معزز اخباروں میں شمار ہو سکے۔ اس دو سال کے عرصہ میں بعض احباب کیطرف سے جس قدر کوشش ظہور میں آئی خدا تعالیٰ اُنکو جزائی خیر دے لیکن کچھ دنوں سے ہر طرف سستی کے آثار ہیں۔ اسلئے ہمارے دوست منتظر ہیں کہ آئندہ ہفتہ کے پرچہ میں اُنکو

دو تین اشتہار ملینگے۔ مع زبانی ترغیب کے وہ اشتہار دوستوں تک پہونچا دیں جزاکم اللہ خیرا۔

جو صاحب ایک خریدار بھی مستقل پیدا کر کے سالانہ قیمت بھجوا دینگے اُنکو علاوہ ثواب کے مطبع کیطرف سے رسالہ **فتوحات اہلحدیث** مفت نذر ہوگا۔

فتوحات اہلحدیث

بالکل طیار ہے۔ اس رسالہ میں بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے درج کئے گئے ہیں جنمیں جماعت اہلحدیث کو چیف کورٹ پنجاب۔ الہ آباد۔ بنگال اور لنڈن وغیرہ میں فتوحات حاصل ہوئی۔ یہ رسالہ ہر ایک اہلحدیث آدمی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ مخالفوں کی شر سے محفوظ رہ کر وقت ضرورت کار آمد ہو۔ قیمت بھی اس لحاظ سے بہت کم رکھی گئی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث اسے خرید سکے۔ یعنی سوائے محصولڈاک ۱؎ ؍

مینیجر مطبع اہلحدیث

مدرسۃ القرآن سیالکوٹ

یہ مدرسہ زیر نگرانی جناب مولوی حکیم محمد شفیع صاحب عرصہ سے جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے یتیم اور شہری اس میں مذہبی تعلیم پاتے ہیں اور خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر اس ترقی کے ساتھ ایسے بچوں کے لئے مسجد کی جیسی ضرورت تھی وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں۔ سیالکوٹ کے قصابوں کا خدا بھلا کرے اور جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک مسجد بھی بنوا دی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ تمام اہالی شہر سیالکوٹ ان قصابوں کے مشکور و ممنون ہیں۔

نامہ نگار از سیالکوٹ

بعض آریہ اخبارات کا اوچھاپن

ولقد امر علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

یہ ایک عربی کا شعر ہے جس میں کسی حکیم فلاسفر نے اخلاقی فلسفہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ میں ایک کمینہ کے پاس سے گذرا جو مجھ کو گالیاں دیتا تھا۔ مگر میں اُس سے طرح دیکر چلا گیا اور ظاہر کیا کہ وہ مجھ سے مخاطب نہیں۔ مطلب یہ کہ بسا اوقات دانا کسی ایسے شخص سے روئے سخن نہیں کیا کرتے جس کو وہ کسی وجہ سے اہل نہ جانیں۔ بعض آریہ اخبار (مثل مسافر آگرہ) کی بابت بھی ہمارا طریق رہا کہ ہم نے کبھی نہیں یا بہت کم اس کی طرف توجہ کی کیونکہ یہ اخبار اپنی ابتداء آفرینش سے چونکہ پنڈت لیکھرام مقتول کے نام پر جاری ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اُس کے اخلاق اور برتاؤ کا اثر اس میں بھی ہوتا۔ پس اس کی بدزبانی اور دل آزاری کو ہم نے اس کی جبلی عادت سمجھ کر شعر مندرجہ عنوان پر عمل کیا۔ مگر اس کی وہی مثال ہوگی کہ بھلا مانس تو اپنی عزت سے ڈرے اور لُچا کہے کہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ آپ بنارس کی کانفرنس اور آریہ سماج بنارس کا حال لکھتے لکھتے اپنی جبلی عادت کا بڑے اوچھے پن سے اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

مسٹر ثناء اللہ اور ہم	اس موقعہ پر گھوڑے کے نعل لگتے دیکھکر مینڈکی نے بھی پاؤں آگے کر دیا۔ کہ

پہلے میرے ہی نعل ٹھوکئے۔ چنانچہ مسلمانوں نے بھی دیکھا دیکھی اپنا جلسہ کر ڈالا جسکی کارروائی ابھی دستیاب نہیں ہوئی۔ بعد کو لکھی جائیگی۔

سنتے ہیں کہ مسٹر ثناء اللہ صاحب وہاں بھی جا براجے ہیں لیکن ہمیں تعجب ہے کہ مولوی صاحب جگہ بجگہ تو بھاگے بھاگے پھرتے ہیں مگر آگرہ سے سو سو کوس بھاگتے ہیں۔ ہماری عین تمنا ہے کہ مولوی صاحب کبھی ہمارے بھی مقابل آئیں۔ مگر وہ کیوں ہمیں ایسا موقعہ دینے لگے ہیں یہاں تو ترکی تمام ہو جائیگا خوف دامنگیر ہے۔ اغلباً اسی خیال سے آپ ہماری آمد کا حال سنکر بدایوں سے بھاگ گئے تھے۔ لیکن خیر کیا مضائقہ ہے سو دن چور کے تو ایک دن سادہ کا۔ کسی نہ کسی روز ہم بھی اُدھر سے جا دبلینگے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ مولوی صاحب ہمارے خوف کے مارے آنکھ نہ ملائیں لیکن ہم تو ہر طرح تیار ہیں۔ تقریری نہ سہی تو تحریری ہی بات چیت سہی مگر ابھی ہمارے اعتراضات کا جواب تو درکنار مسافر کا نام ہی آپکو کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ ارے میاں کچھ تو بولو! (۲۶ دسمبر)

ناظرین غور کریں کہ اس بھلے مانس کی عقل کیونکر چکرا رہی ہے۔ اتنی تھوڑی سی عبارت میں اس نے گرگٹ کی طرح تین رنگ بدلے ہیں۔ پہلے تو مسٹر لکھا۔ پھر **مولوی** پھر **میاں**۔ گناہ کیا بتلایا! یہ کہ تم بنارس کیوں گئے؟ اجی لالہ صاحب! ہم تو بُلائے بنارس گئے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے جانے سے آریہ سماج کو سخت صدمہ پہنچیگا۔ توبہ توبہ۔ ایسے پوتر (پاک) شہر میں ہمارا کیا کام۔ جہاں منڈلیاں ننگی ننگی مورتیں کوک شاستر کے مخفی آسن یاد کرا رہی ہوں۔ پھر کس اوچھے پن سے اپنی شیخی کی بڑ ہانکتے ہیں۔ کہ آگرہ سے مولوی صاحب سو سو کوس بھاگتے ہیں ہمارے سامنے نہیں آتے۔ اجی لالہ صاحب! آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارا تو اصول ہی یہ ہے کہ ع

بن بلائے نہ کسی یار کے گھر جائینگے۔

بدایوں میں تو آریوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ نہ تو کسی کو آپ کے آنے کی خبر تھی اور نہ ہی یہ ممکن تھا کہ آریہ سماج کے فاضل سوامی درشنانند بدایونی کے ہوتے ہوئے آریہ سماج بدایوں تمکو مباحثہ میں پیش کرتی۔ نہ ہمنے تمہارا آنا وہاں سنا۔ یہ تو مصنف تمہارا دروغ بے فروغ ہے ہمیں معلوم ہے کہ دروغ کے بدلے میں تمکو کس جُون میں جانا ہوگا۔ **سُنو!**

جہاں کے مسلمان حسب ضرورت ہمکو بلاتے ہیں جہاں آریہ سماج کا کوئی علاج کرانا ہوتا ہے ہم بھی طوعاً وکرہاً چلے جاتے ہیں چنانچہ اسی اصول سے میرٹھ کے مسلمانوں نے اکتوبر میں بلایا تھا کہ آئیے۔ مسافر کے ایڈیٹر نے فساد پھیلایا ہے اسکا علاج کرائیے تو بندہ وہاں بھی پہونچا۔ مگر افسوس کہ مسافر مسافرانہ چال چلگیا۔ پس اگر

ahmadimuslim.de

آگرہ والوں کو آریہ سماج کے علاج کرانے کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ وہاں بھی پہونچینگے اور دیکھ لینگے کہ مسافر کا اڈیٹر بیچارہ کتنے پانی میں ہے۔ مگر بظاہر یقین نہیں کہ مسلمانان آگرہ کو اس کی ضرورت ہو کیونکہ وہاں پر کسی انسانی علاج کی ضرورت نہیں بھی اس لئے کہ مقدمات میں آریہ سماج کی فحش کلامی سے جو آسمانی علاج ہوا ہے غالباً وہی کافی ہے۔

علاوہ اس کے یہ کیسی آریہ لیڈروں کی ہتک اور توہین ہے کہ اسوقت جتنے بڑے بڑے آریہ لیکچرار اور مناظر ہیں ان سب سے تو خاکسار کی گفتگو کئی کئی بار ہو چکی ہے۔ دیوبند اور نگینہ کے بڑے بڑے کئی کئی دن کے مباحثات لوگوں کو ابھی تک یاد ہیں جو کل کی بات ہے جنمیں آریہ مناظروں کے پل بندھے ہوئے تھے علاوہ انکے کئی ایک مباحثات مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہے اور ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی نومبر کے اخیر تمہاری پارٹی کے لیڈر مہاتما منشی رام جی سے لاہور سماج میں مباحثہ ہوا جسمیں جو کچھ ہوا وہ حاضرین کو یاد ہوگا۔ اسکا تو بیان ذکر نہیں مطلب یہ ہے کہ جب آریہ سماج کے قریباً کل بڑے بڑے لیڈروں سے مباحثات ہو چکے ہیں اور اون کے رعب نے مجھ پر اتنا اثر بھی نہ کیا جتنا کہ کسی شریف آدمی کو نیوگ سے ڈر لگتا ہے تو پھر مسافر اخبار کے اڈیٹر لالہ جی کا یہ بڑا نہ تھا کہ مجھسے بھاگتے ہو کیسا غلط اور جھوٹ سراسر فضول تعلی ہونے کے علاوہ ان آریہ مناظروں کی کسرشان نہیں تو کیا ہے گویا اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ تمام مناظر اور لیکچرار جو دیوبند نگینہ وغیرہ مقامات پر برسر میدان مباحثہ آئے تھے وہ کچھ بھی نہ تھے اگر ہیں تو مہاشہ جی مسافر کے اڈیٹر ہیں۔ ان سے ضرور ڈرنا چاہئے حالانکہ آپ کی ولادت با سعادت کو ابھی خیریت سے بقول شخصے "کے آدمی دکے پیر شدی" چند جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے۔

او مسافر! یہ مت سمجھنا کہ اہلحدیث تمہاری جوابات کسی کمزوری کیوجہ سے نہیں دیتا۔ بلکہ اصل وجہ وہی ہے جو اوپر عنوان میں ہم بتلا آئے ہیں۔ بہتر ہے کہ تم اپنی روش دل آزاری اور بدزبانی کو جو سماج کی گھٹی میں ڈالی گئی ہے بدل دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

حق پرکاش
آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جسکا یہ مکمل اور مفصل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مینیجر اہلحدیث

اسراف

آج کل پرانی خلاف مذہب رسموں کی ایسی پابندی کیجاتی ہے اور انمیں اس قدر فضول خرچی کیجاتی ہے کہ ایک تقریب پر ہی برسوں کا اندوختہ خرچ ہوجاتا ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر ایک کی آمدنی کے ذرائع تنگ ہو گئے ہیں اور ضروریات زندگی بڑھ گئی ہیں۔ یہ فضول رسمیں اور انکی رکھ رکھاؤ ایک نہایت ہی ناگوار بار ہے جس نے ہزاروں متمول خاندانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اگر رسوم پرستی کا یہی سلسلہ جاری رہا تو سمجھنا چاہئے کہ آخر کار مسلمان ایک دن صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جائینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی رسمیں جو ہم شادی و غمی کے موقعوں پر کرتے ہیں غیر مسلم قوموں سے اخذ کیگئی ہیں اور وہ بالکل خلاف مذہب ہیں۔ تاہم تقلید نے ایسا پابند کر لیا ہے کہ اب ہمکو آزاد کہنا بجا نہیں ہے۔ ایک نہیں ہزاروں مثالیں ایسی معلوم ہیں۔ جہاں قرض لے لیکر اور جائدادیں رہن رکھ رکھکر تقریبوں پر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ذریعہ معاش جس سے آئندہ زندگی آسانی کے ساتھ بسر ہو سکتی تھی۔ ہمیشہ کے لئے جاتا رہا۔ اور وہی نام و نمود کے شیدائی اب نادار ہو کر دوسروں کے دست نگر ہو گئے۔ بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی زندگی کو بھی ذلیل و خوار کر دیا۔ کیا قسمتی کی اس سے زیادہ صاف کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟ کہ جن رسموں کو خلاف شریعت اور خلاف عقل کہتے ہیں۔ انکو انجام دینے میں زیور اور مکان سکونت بیچنے کو اور مہاجنوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں اور جھوٹی عارضی نمود اور تباہ کن شہرت کی خواہش یا برادری کے خیالی خوف کے مقابلہ میں نہ عقل کا حکم مانتے ہیں نہ شرع کا فتویٰ۔ بغرضکہ ہماری ان فضول خرچیوں کا نتیجہ ہے کہ قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہیں شریف خاک میں ملگئے ہیں اور افلاس و تباہی گھر گھر لگا رہی ہے۔

جیسے کہ اور قوموں نے تعلیم سے فائدے اٹھائے ہیں امید تھی کہ تعلیم کے بعد ہماری قوم میں سے بھی یہ برائیاں معدوم ہو جائینگی اور سوشل حالت میں اصلاح ہو جائیگی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ آدمی بھی جنہیں ہم تعلیم یافتہ سمجھتے ہیں تقلید اور رسم و رواج کی بیڑی میں گرفتار ہیں اور نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ رسم و رواج ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہب پر غالب ہیں۔ غیبت کو مذہب نے بدکاری سے برا بتایا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ غیبت کرنیوالے کچھ مواخذہ نہیں ہوتا۔ اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ جن باتوں کا رواج ہو گیا ہے خواہ وہ کتنی ہی بری ہوں اسقدر بری نہیں سمجھی جاتیں جسقدر وہ خصائل برے سمجھے جاتے ہیں جنکا رواج کم ہے۔ رواج کی یہانتک حکومت ہے کہ ایک

اہلحدیث کا
اس کتاب میں
کے مسائل کا بیان
جن باتوں کے د
قائل نہیں انکا
قیمت ۴؍
نماز اربعہ
اسلامی نماز کے
اور مذاہب ا
عیسائی ہندو
کی عبادتوں
قیمت ۲؍
مینیجر اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

پہلی صدی میں غلاموں کی آزادی پر بہت سی ایسی لڑائیاں ہوئیں جنہیں خود غلاموں نے اپنی آزادی کے خلاف ان لوگوں سے جنگ کی جو ان کو غلامی سے نکال دینا چاہتے تھے۔ اور یہ ایک عمدہ مثال سوراج پر آنکھیں بند کرکے عمل کرنے کی ہے اسی طرح جو ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بھی پیدا ہونے کے دن سے رسموں اور رواجوں کی پرستش دیکھی ہے اور ہر طرف سے فضول رسموں اور انکی پابندی کے ترانے انکے کانوں میں آتے رہتے ہیں تو وہ بھی بوجہ میلان تقلید وہی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اگر بفرض محال خدا کا کوئی نیک بندہ ایسا ہوا بھی جس نے ان برائیوں کا اور لکھے چھوڑنے کا خیال کیا تو رواج کے عاشق آنکھ دکھانے کیلئے تیار ہیں۔ بدنامی کا خیال پیش کیا جاتا ہے عورتوں اور عزیزوں کی ناراضگی مجسم سامنے کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اور چار و ناچار بیچارے کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ لکیر کے فقیر بنکر یہ تو سب کچھ کیا جاتا ہے اور مزید بر آں ایک اور تباہی جو انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہے وہ جدید رسموں کی پابندی اور فیشن کے لوازمات ہیں جن کو وہ بہت شوق سے اور خوشی سے پورا کرتے ہیں۔

اس موقع پر ایک نقل دلچسپی سے خالی نہ ہوگی جو لڑکی کے ایک میگزین میں چھپی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ذرا ذرا سی فضول خرچیوں میں جو ہم معمولی سمجھ کر کرتے ہیں کیسی بڑی بڑی خرابیاں ہیں۔ یہ فخری کی لڑکی کی غلطی کے ہاتھ سے مکان کی کھڑکی کا ایک آئینہ کیا ٹوٹا کہ فخری نے سارا گھر سر پر اٹھا لیا ایک طرف تو بچی سہم گئی۔ دوسری طرف گھر کی عورتیں اور پاس پڑوس کے آدمی جمع ہوگئے۔ کوئی کہتا تھا کہ اس قسم کے واقعات کبھی کبھی بہتری کیواسطے بشارت ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا تھا ایسی شکست ریخت سے روپیہ کا سرکولیشن ہوتا ہے۔ ملک کو فائدہ پہنچتا ہے اور تجارت کو ترقی ہوتی ہے۔ اگر آئینے نہ ٹوٹا کریں تو آئینے کے کارخانوں کا دوالہ نکل جائے۔ کوئی بولا کہ ٹوٹنے کی بجائے نیا شیشہ لگایا جائیگا۔ اور آئینہ والا دس آنے لیکر بچی اور گھر کے مالک کو دعا بھی دیگا۔ غرضکہ لوگوں نے سب ہی کچھ کہا لیکن فخری کے چہرے اور آنکھوں سے غصہ کی سرخی کم نہ ہوئی تھی نہ ہوئی۔ اور آخر ڈانٹ کے یہ کہا کہ تم لوگ تو سب باتیں بناتے ہو ایک پیسہ بھی بیجا خرچ ہونے سے دل دکھنا چاہئے۔ بچے اسی طرح تو خراب ہوتے ہیں اور بڑے ہو کر مسرف ہو جاتے ہیں اور مال کے بیجا خرچ ہو جانے پر انکا دل نہیں دکھتا یہ دس آنے کے پیسے آئینے کی درستی میں بالکل اکارت جائینگے۔ اگر یہی پیسے علی کے بوٹ کی درستی میں صرف ہوتے تو ٹھکانے لگتے۔ اسکا بوٹ بھی نیا ہو جاتا اور تجارت میں بھی ترقی ہوتی اور روپیہ کا سرکولیشن بھی موقوف نہ رہتا۔ اگر ان دس آنے کی کتاب خرید دی جاتی تو بھی ایک دوسری ضرورت رفع ہو جاتی۔ شیشہ بھی کھڑکی میں لگا رہتا اور ایک دوسرا کام بھی نکل جاتا۔ اب جو دس آنے اس ٹوٹے ہوئے آئینے کی جگہ دوسرے آئینے کے لگانے میں صرف ہونگے وہ صرف میری ہی تھیلی میں سے کم نہ ہونگے بلکہ قومی سرمایہ میں اسقدر کمی ہو جائیگی۔ اسراف ایسی خراب عادت ہے جس سے نہ صرف مسرف کمبختی میں آجاتا ہے بلکہ خاندان و ملک بھی اسکی بدولت تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس چھوٹی سی حکایت میں نہایت مفید اصول بیان کئے گئے ہیں۔ مگر ایسے تعلیم یافتہ گویا معدوم ہیں جو اپنی فضول خرچی کا انجام سوچتے ہیں یا جن کو اس پر کسی قسم کا افسوس ہوتا ہو۔

یہ بات کسی شہادت کی محتاج نہیں کہ ہم انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں یورپ کا اسباب افراط سے دیکھتے ہیں اور اس کا روز افزوں شوق پاتے ہیں۔ خوش پوشاکی کا اس قدر شوق ہوگیا ہے کہ انکی آمدنی کا بڑا حصہ اسی مد کی نذر ہوتا ہے۔ غریب سے غریب آدمی کو بھی یہ خبط ہوتا ہے کہ اس کی پوشاک فیشن کے مطابق ہو اور وہ کسی طرح امرا سے کم نہ ہو۔ نہایت ہی کم آمدنی رکھنے والے آدمیوں کو بھی ہم نے پانچ پانچ روپے کا سوٹ اور دس دس روپے کا جوتہ پہنے ہوئے دیکھا ہے خواہ وہ قرض ہی کی بدولت ہو اگر قرض نہ بھی ہو تو وہی روپیہ جو اس طرح بیجا صرف ہوا اور بہت سی ضروری کاموں میں آسکتا تھا۔ اس سے یہ منشا نہیں ہے کہ کثیف و ذلیل کپڑے پہنے جائیں کیونکہ ہر شخص کو صاف اور خوشنما لباس پہننا ضروری ہے مگر قیمتی ضروری نہیں۔ اگر کافی روپیہ موجود نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم موٹا اور کم قیمت کپڑا استعمال سے نہ پہنیں۔ علاوہ اس کے ہمیشہ یہ کوشش کیجاتی ہے کہ وہ بظاہر خوشحال اور متمول معلوم ہوویں۔ اسیلئے وہ ہر کام میں اپنی حیثیت سے زیادہ صرف کرتے ہیں۔ مکان اور نوکر مقدرت سے زیادہ رکھتے ہیں بہت سے لوگ تھیٹر اور رقص و سرود کے اسقدر شوقین ہیں کہ سال بھر کی بچت چند روز میں خرچ کر دیتے ہیں اور مروجہ فیشن کے لحاظ سے حقہ چھوڑ کر قیمتی سگار و سگرٹ پیتے ہیں۔ بلکہ بعض کو تو ام الخبائث سے بھی پرہیز نہیں ہے۔ غرضکہ ہر طرف وہ اخراجات نظر آتے ہیں جن کے لئے بڑی سے بڑی آمدنی بھی کفایت نہیں کر سکتی۔ پھر بھی ہر وقت پریشان اور اسی خیال میں سرگردان رہتے ہیں کہ فلاں چیز کی کمی ہے۔ گاڑی کی پوشش خراب ہوگئی ہے۔ ایک گھوڑے سے کام نہیں چلتا۔ زین بدلنا ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس ایسی بائیسکل دیکھ لیں جس میں کسی نئی قسم کا سیڈل لگا ہوا ہے تو جبتک خواہ کیسی ہی بیش قیمت ہو یہ نہ خرید لیں خواب و خور حرام ہے۔ یہ شام کو ٹھنڈی سڑک پر ہوا خوری کو نہیں جاتے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ

ahmadimuslim.de

روز ایک نیا غم خریدنے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی کے پاس کوئی نئی چیز دیکھی اور رات بھر نیند حرام ہوئی کہ کب صبح ہو اور سوداگر کے ہاں سے خریدیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی تعلیم و تربیت کے عمدہ فوائد اور پاکیزہ نتائج سے تو ہم محروم ہیں مگر ان کا زہریلا اور خاردار پہلو ہم کو تباہ کئے ڈالتا ہے۔

ایک مشہور مصنف نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ موجودات میں جتنی بیکار چیزیں ہیں ان میں سب سے زیادہ بیکار وہ شخص ہے جو محض فیشن کا بندہ ہے جس کو اپنا دشمن اور انگریز سوداگروں کا دوست کہنا چاہیئے۔ جتنے طریقے زندگی کے ہیں ان میں وہ طریقہ زندگی کا بدترین ہے جس میں فقط شیخی و نمود کے لئے کوئی شخص اپنی سوسائٹی میں اپنی حیثیت و مقدور سے زیادہ فیشن رکھتا ہو فیشن میں بھی افراط و تفریط دونوں بری ہیں اور وہی شخص مرد ہے جو اپنی سادگی و اعتدال مزاجی سے زمانے کے فیشن کا مقابلہ کرتا ہے۔ نمائش کے شوقینوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ میانہ روی سے اگر کوئی شخص انکو مفلس سمجھے تو کم آمدنی ہونا کوئی فوجداری کا جرم نہیں ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ آدمی محض دوسروں کے [illegible]
خرچی سے جلد صرف کر ڈالے اور اپنے بال بچوں کو تباہی کا در بدر کھائے۔ یہ ایک قسم کی بزدلی ہے کہ انسان اپنی حالت موجودہ کو شکر و صبر کے ساتھ برداشت نہ کرے اور اصلی حالت سے زیادہ لوگوں پر جھوٹا اثر اپنی دولت کا ڈالے یہ صرف بزدلی ہی نہیں بلکہ ایک قسم کی دغا ہے اور ہر شخص کو محض ظاہری نمائش کے لئے ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو اخلاق اور مذہب دونوں کی رو سے معیوب اور دنیوی اعتبار سے نقصان رساں ہوں۔ علاوہ ازیں اصلیت کبھی نہ کبھی ضرور ظاہر ہو جاتی ہے۔

نئے تعلیم یافتہ گروہ کے ممبر ضروریات زندگی میں اسراف کرتے ہیں مگر وہ ایک بہت بڑی دولت ضائع کرتے ہیں۔ جو پھر کبھی میسر نہیں ہو سکتی یعنی وقت۔ تمام انبیائے کرام حکمار۔ علمار اور دانشمند یہی نصیحت کرتے آئے کہ وقت کی قدر کرو اور اسے ضائع نہ ہونے دو۔ تاریخ بھی ہمکو یہی سبق دیتی ہے اور صدیوں کا تجربہ بھی ہم کو یہی سکھلاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری سمجھ میں یہ ابتک نہیں آیا۔ کہ وقت کیسی قیمتی چیز ہے اور وہ خدا کی کیسی بڑی امانت ہے۔ ہر چیز دنیا میں ایسی ہے کہ اسکی تلافی ہو سکتی ہے لیکن صرف وقت ہی ایک ایسی شئے ہے جس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں کے وقت کا ایک بڑا حصہ انکی کمائی کیطرح فیشن اور اس کے رکھ رکھاؤ میں خرچ ہوجاتا ہے۔ اور جو اس سے بچتا ہے وہ بیکاری کی رسم میں یا چند فضول کاموں میں گذر جاتا ہے۔ یہ بات کبھی ان کے خیال میں بھی نہیں آتی۔ کہ انکے کیا فرائض ہیں اور وہ فرائض ادا کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے۔

دولت اور وقت کا عمدہ استعمال قوم میں ایک بڑی قوت ہے اور جب قوم کے تعلیم یافتہ گروہ تک میں یہ باتیں مفقود ہوں تو ان سے کیا امید ہو سکتی ہے اور اگر ہم انگریزی سوشیل رواجات اختیار کرتے ہیں تو ہم کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان سے اسی وقت کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ کامل تقلید کیجائے ورنہ صرف ان چند باتوں کی تقلید کر لینے سے جن سے مصارف تو بڑھ جاتے ہیں اور آمدنی نہیں بڑھتی کچھ حاصل نہیں ہے بلکہ بدبختی ہے۔ ہم میں انکی سی علم دوستی پیدا ہونی چاہیئے۔ انکی سی کمائی کے ڈھنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ اور انکی طرح اولاد کی تعلیم سب پر مقدم سمجھنی چاہیئے۔ مسلمانوں میں قومی دولت بڑھنے کی سب سے اول اور اشد ضرورت ہے پس اس بارے میں انگریزوں کی تقلید کرنی لازم ہے۔ اگر ہماری تعلیم یافتہ جماعت [illegible] علوم جدیدہ کی تعلیم پائی ہے۔ جس نے ہمارے فہم و ادراک کو روشن کرنے میں مدد دی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی اصلی حالت کی اصلاح نہ کریں اور مسلمانوں کو تباہی سے نہ بچائیں۔

اسی طرح میں پرانی رسموں کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں اچھی اچھی باتیں شامل ہیں۔ تو انکو ضرور جاری رکھنا چاہیئے۔ مگر کسی رسم و رواج پر صرف اس بنا پر عمل کرنا ٹھیک نہیں ہے کہ ایسا رواج ہے بلکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ جب کسی رواج میں نقص پایا جائے تو اسکی اصلاح کیجائے اور برا ثابت ہو تو اس کو ترک کر دیا جائے اور خواہ بالفعل ساری ہی رسمیں جاری رکھی جاویں مگر اس کا خیال رکھنا قطعی لازم اور ضروری ہے۔ کہ تمام تقریبوں میں اسی قدر خرچ ہو جسکے مہیا کرنے کے واسطے کوئی شخص بآسانی اور بغیر دیگر مصارف ضروری ولابدی میں تنگی اٹھائے قادر ہو سکتا ہو اور جو اہل دولت مسلمان زیادہ اخراجات کا بار بآسانی اٹھا سکتے ہیں۔ انکو بھی اپنی قوم کی بہتری کیواسطے رسم و رواج کے طور پر خرچ میں کمی کرنی چاہیئے کیونکہ یہ امر انسانی خصائل میں سے ہے کہ ہر شخص اپنی حقارت کو نا پسند کرتا ہے۔ پس اگر یہ رواج جاری رہیگا تو نہ صرف مالدار لوگ خوب صرف کرینگے بلکہ وہ لوگ بھی

جن کے پاس دولت کم ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے کہ ہم مفلس نہیں ہیں زائد خرچ کرنے پر آمادہ ہونگے۔ اور اپنے آپ کو تباہ کرلینگے۔

زمانے کا ہم کو تجربہ ہو چکا ہے۔ غفلت کے نتیجے ہم دیکھ چکے ہیں۔ اپنو نا اہلی سے ہم نے اپنی یہ حالت کرلی کہ جو ہمارے دست نگر تھے ہم انکے محتاج ہیں جن کو ہم حقارت سے دیکھتے تھے وہ ہمیں ذلیل سمجھتے ہیں جنکو ہم ناتربیت یافتہ کہتے تھے۔ وہ ہمیں جاہل جانتے ہیں۔ غرضکہ جہانتک ہم اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو تباہ کرسکتے تھے کرچکے اور جہانتک ہم سے ہوسکتا تھا ذلیل و خوار ہوئے۔ ہم نے بزرگوں کی کمائی لٹا دی اور اب ہم میں نہ دولت باقی ہے اور نہ فضیلت۔ اگر اب بھی ہم نے زمانے کی ضرورتوں کا ساتھ نہ دیا اور رسم و رواج کی پابندی سے آزاد نہ ہوئے۔ تو ہمارا بھی خانہ بدوش اور صحرا نورد قوموں کا سا حال ہوگا جیسے سیپری۔ اور کنجر وغیرہ ان اشخاص اور خاندانوں کا بقیہ ہیں جنہوں نے پرانی رسموں کو نہیں چھوڑا اور تمام دنیا آگے کو نکل گئی۔ یا جیسے روس کے مسلمان ہیں جنکا منتشر گروہ نہایت درجہ حقیر سمجھا جاتا ہے اُسی قوم تاتار کے لوگ جنکو باجگذار روس کے بڑے بڑے بادشاہ سمجھتے ہیں اب اس کو خوش نصیبی سمجھتے ہیں کہ چہرے پیچ کر پیٹ بھرلیں اور روزی کے لئے پرانے کپڑے گلی گلی بیچتے پھریں۔ اہل یورپ پرانے رواجوں کو توڑکر اور تعلیم پاکر کیسے اونچے ہوگئے ہیں اور اب ہندو بھائی تجارت و دولت میں کیسے آگے نکلے جاتے ہیں۔ صرف رواج ہے کہ انہیں تباہ کن رواجوں کی عزت کم ہوتی جاتی ہے۔ (وکیل)

مسئلہ سنت الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

باقی رہے آثار جو آپنے طحاوی سے نقل کئے ہیں انکے جواب میں میں اتنا ہی عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ آثار ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ صحابہ کا فعل جب حدیث صحیح کے مقابلہ میں ہو ہرگز حجت نہیں ہوسکتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ اور جماعت کے ہوتے سنتیں پڑھنے والوں کو زجر و توبیخ فرمائی تو انکے مقابل میں کسی دوسرے فعل کو حجت گرداننا کب درست ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لم اکن ادع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول احد من الناس یعنی میں کسی آدمی کے کہنے سے سنت کو ترک نہیں کرسکتا۔ علاوہ اسکے جب ہم آثار پر نظر غور کرتے ہیں تو صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کے برخلاف بھی پاتے ہیں۔ ہاں آپنے تین صحابہ کے نام پیش کئے جن سے جماعت کی ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مروی ہے۔ عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود۔ ابوالدرداء۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر سے مسجد میں جماعت کے ہوتے ہوئے سنتوں کا پڑھنا ثابت نہیں جو آثار آپنے نقل کئے ہیں وہ سب کے سب خارج المسجد کے باب میں ہیں۔ اور علاوہ اس کے ان سے انکا خلاف بھی ثابت ہے مگر ان تین صحابہ کے مقابلہ میں ہماری طرف عمر بن خطاب۔ عبداللہ بن عمر۔ ابوہریرہ۔ ابوموسیٰ الاشعری وحذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ قال الخطابی فی معالم السنن روی عن ابن عمر بن الخطاب انہ کان یضرب الرجل اذا راٰہ یصلی الرکعتین والامام فی الصلوٰۃ یعنی خطابی نے معالم السنن میں کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب کسی شخص کو جماعت ہوتے ہوئے سنتیں پڑھتا دیکھتے تو انکو مارتے تھے وقال المنذری فی مختصر سنن ابی داؤد وقال ابوھریرۃ بظاھرہ وروی عن عمر انہ کان یضرب علی صلوٰۃ الرکعتین بعد الاقامۃ اور منذری نے مختصر سنن ابوداؤد میں کہا کہ ابوہریرہ نے بھی ظاہر حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ پر عمل کرنے کو کہا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے والے کو مارا کرتے تھے قال البیہقی فی المعرفۃ واذا ثبت الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا حجۃ فی فعل احد بعدہ کیف وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ کان اذا رای رجلا یصلی وھو یسمع الاقامۃ ضربہ وعن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا۔ بیہقی نے معرفت میں کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح ثابت ہوگئی تو اس کے بعد کسی فعل سے حجت و استدلال پکڑنا جائز نہیں (حافظ صاحب غور سے پڑھیں۔ یہ وہ بیہقی ہے جسکی ناتمام حدیث الا رکعتی الفجر آپ نے پیش کرکے اپنا دعویٰ ثابت کیا تھا) یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ حالانکہ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ جب کسی کو دیکھتے کہ نماز سنت پڑھتا ہے درحالیکہ وہ اقامت سن رہا ہے تو اس کو مارتے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ آپنے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعت پڑھتا ہے اور مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپنے اسکو کنکر مارے اور فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے؟

وقال ابن القیم فی اعلام الموقعین قال حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا اور علامہ ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہا۔ ترجمہ ہی ہے جو اوپر گذرا۔

فرحت افزا
اگر آپکو عطر تیل
مشہور قدیم کارخانہ
منگوائیے بلی روغن
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
عنبر
المشتہر

اقتدا ابو موسیٰ الاشعری اور حذیفہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ آئے اور جماعت فجر ہو رہی تھی تو بغیر سنتیں پڑھے جماعت میں شامل ہو گئے۔ ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔ اب لیجئے تابعین کو۔ آپ نے اپنا سارا زور مار کر تین تابعین پیش کئے ہیں یعنے حسن بصری و مسروق و شعبی۔ اگر ہم اس کے مقابل میں آپ سے زیادہ تابعی آپ کی مخالفت میں پیش کریں تو ہمارا دعویٰ ثابت۔ سعید بن جبیر۔ ابن سیرین۔ عروہ بن زبیر ابراہیم النخعی۔ عطا۔ اور شافعی۔ احمد بن حنبل۔ ابن مبارک۔ اسحاق جمہور محدثین ہمارے موافق ہیں۔ قال الخطابی روی الکراھۃ فی ذلک عن ابن عمر و ابی ھریرۃ وکرہ ذلک سعید بن جبیر و عروۃ بن زبیر و ابراھیم النخعی و عطاء و الیہ ذھب الشافعی و احمد بن حنبل و قال المنذری مثلہ۔ خطابی نے کہا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے کی کراہیت عبداللہ بن عمرو ابو ہریرہ سے مروی ہے اور سعید بن جبیر و ابن سیرین و عروہ بن زبیر و ابراہیم النخعی و عطا نے مکروہ جانا ہے اور شافعی و احمد سے بھی کراہت روایت کی گئی ہے اور منذری نے بھی ایسا ہی کہا ہے وقال الترمذی فی جامعہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم اذا اقیمت الصلوۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری و ابن المبارک و الشافعی و احمد و اسحاق یعنی ترمذی نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو کوئی شخص سوائے ان فرائض کے اور کوئی نماز نہ پڑھے اور یہی کہا سفیان ثوری اور ابن المبارک و شافعی و احمد و اسحاق نے اور علامہ شوکانی نے طاؤس و مسلم بن عقیل اور محمد بن جریر کو بھی زیادہ کیا ہے۔

اب میں شق ثانی کو لیتا ہوں اور سنت صحیحہ سے ثابت کرونگا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اس کے متصل ہی دو رکعت سنت الفجر پڑھ لینی جائز ہیں اور حافظ صاحب نے اس کے برخلاف جو دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب بالکل بے سود اور کمزور ہیں۔ آپ نے نماز فجر کے متصل سنتیں پڑھنے والوں کی ایک ہی دلیل یعنی قیس کی حدیث جو ترمذی نے روایت کی ہے بیان کی ہے اور یہ جرح کی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت نہیں ہو سکتی۔ ہاں مانا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن حدیث مرسل آپ کے مذہب میں تو حجت ہے۔ مقدمہ مشکوٰۃ تصنیف شیخ عبدالحق دہلوی ملاحظہ ہو وعند ابی حنیفۃ ومالک المرسل مقبول مطلقاً یعنی امام ابو حنیفہ و امام مالک کے نزدیک حدیث مرسل بہر صورت مقبول ہے اور مقدمہ صحیح مسلم میں ہے ومذھب مالک و ابی حنیفۃ و احمد و اکثر الفقہاء انہ یحتج بہ ومذھب الشافعی انہ اذا انضم الی المرسل ما یعضدہ احتج بہ یعنی امام مالک و ابو حنیفہ۔ امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ حدیث مرسل کے ساتھ بہر صورت حجت پکڑی جا سکتی ہے۔ امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ مرسل کے ساتھ اگر کوئی اور حدیث مل جاوے جو مرسل کو قوی کر دے تو مرسل بھی حجت ہو سکتی ہے۔ حافظ صاحب! امام صاحب جنکے آپ مقلد ہیں وہ تو مرسل کو حجت مانتے ہیں اور آپ ہیں کہ اس کو حجت نہیں سمجھتے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ فلا اذا واقع ہے اور یہ دو معنے رکھتا ہے۔ لیجئے ہم ایسی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں فلا اذا کا لفظ بھی نہیں ہے ابو داؤد اور دارقطنی نے بھی یہ حدیث روایت کرکے لکھا ہے فسکت رسول اللہ یعنی چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ان روایتوں میں لفظ فلا اذا نہ ہونے سے آپ کا سارا اعتراض کافور ہو گیا۔ آپ نے تو بس ترمذی کی حدیث دیکھکر جھٹ سے اعتراض شروع کر دیئے مشکوٰۃ تو دیکھی ہوتی اور جب دوسری حدیثوں میں فسکت کا لفظ آ چکا ہے تو ضروری ہے فلا اذا کے بھی معنے کئے جائیں جو ہم کرتے ہیں۔

اب رہا حافظ صاحب کا یہ اعتراض کہ یہ حدیث کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ مرسل کے درجہ سے خارج نہیں ہو سکتی۔ روایت بسند متصل چاہئے۔ تو لیجئے ہم بعد خوشی ایسی روایت پیش کرتے ہیں جو متصل سند سے مروی ہے اور راوی بھی ثقہ ہیں۔ امید ہے کہ اب آپ کو سوائے تسلیم کے کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں رہیگا اخرج ابن حبان فی صحیحہ حدثنا محمد بن اسحاق بن خزیمۃ و وصیف بن عبداللہ الحافظ قالا حدثنا الربیع ابن سلیمان قال حدثنا اسد بن موسیٰ قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن رکع رکعتی الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فرکع رکعتی الفجر و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ فلم ینکر واخرجہ احمد ایضاً یعنی ابن حبان نے اپنی صحیح میں قیس بن قہد سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور اس نے دو رکعت سنت الفجر نہیں پڑھی تھیں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت سنت الفجر پڑھیں اور آنحضرت

...خانہ عطر
...ئے نسیم قنوج
...ضرورت ہو تو قنوج کو
...طرفرحت افزائے نسیم
...ہو جائیگی۔

قیمت فی تولہ	
[illegible]	کمیاب
" "	[illegible]
" "	برتت
" "	خس
" "	عنبر [illegible]
۸ ریشیشی	

...سالہ ملیگی

...نجر کا خانہ فرحت
...فزائے نسیم قنوج

ahmadimuslim.de

اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اسپر کچھ انکار نہیں کیا اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اب تو آپ کا مرسل ہونیکا بہانہ بھی اڑگیا فالحمد للہ علی ذلک

واخرج الدارقطنی فی سننہ حدثنا ابوبکر النیسابوری ثنا الربیع بن سلیمان ونصر بن مرزوق قالا نا اسد بن موسی ثنا اللیث ابن سعد عن یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ انہ جاء والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ الفجر فصلی معہ فلما سلم قام فصلی رکعتی الفجر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھاتان الرکعتان قال لم اکن صلیتھما قبل الفجر فسکت ولم یقل شیئا

یعنی دارقطنی نے روایت کی ہے یحیی بن سعید کے دادا قیس بن قہد سے کہ وہ آیا اور آنحضرت صبح کی نماز میں تھے۔ پس اس نے آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ جب جناب نماز سے فارغ ہوئے تو قیس نے اٹھکر دو رکعت سنت الفجر پڑھیں۔ آپنے فرمایا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں اس نے کہا یہ فجر کی دو سنتیں ہیں جو قبل از جماعت میں ادا نہ کرسکا تھا۔ پس آنحضرت چپ رہے اور کچھ نہ کہا قال الشوکانی فی نیل الاوطار وقول الترمذی انہ مرسل لیس بجید فقد جاء متصلا من روایۃ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس۔ رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن حبان فی طریقہ و البیہقی فی سننہ عن یحیی عن سعید عن ابیہ عن جدہ یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں کہا کہ ترمذی کا کہنا کہ حدیث مرسل ہے قوی نہیں۔ یہ متصل روایت کے ساتھ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان و بیہقی نے بھی روایت کیا۔ فقط والسلام

انتباہ حافظ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ جواب میں قلم اٹھائیں تو انہیں لازم ہے کہ احادیث صحیحہ کو معرض استدلال میں لاویں اور صرف اقوال پیش کرنے سے اجتناب کریں۔ (المہدی)

ضرورت ہو

تو ایک ہمارے دوست جوان صالح نابینا۔ حافظ قرآن۔ علوم عربیہ سے واقف صرف و نحو منطق۔ حدیث۔ فقہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کوئی صاحب کسی مناسب خدمت پر چاہیں تو طلب فرما سکتے ہیں۔ حافظ صاحب کو تدریس کا شوق ہے۔ باقی امور کا تصفیہ خود حافظ صاحب سے ہو سکتا ہے۔

پتہ آپکا یہ ہے:۔ حافظ محمد الدین مقام کلانور ضلع گورداسپور (پنجاب)

دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح

حضرت صاحب الفضیلۃ العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ علمائے اسکندریہ نے سنہ ۱۳۴۲ ہجری میں تعلیم دینی و اصلاحات کے متعلق جو تقریر حال میں کی ہے۔ ہم اسکا ترجمہ شایع کرتے ہیں:۔

سالانہ تقریر سے گذشتہ سال کی کارروائی پر تقریظ اور آیندہ سال بھر کے لئے ہدایت مدنظر ہوتی ہے اور جو آدمی دل سے کام کرتا ہے۔ ایسے صاحبان افکار عالیہ و آرا ثاقبہ کے روبرو اپنی کارگذاری کا کچا چٹھا پیش کرنے میں کیسی خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ تاکہ اس کی خوبیوں پر عقلا کی شاباش کا فتویٰ سنے اور اپنے دل کو بڑھائے اور اپنے ارادہ پر مستقل ہو جائے اور اپنے عزم پر جزم لگائے اور اس کی برائیوں اور عیوب پر انکی سخت چینی سے مستفید ہوکر چشم بصیرت کھولے اور انکو ترک کرے۔ دنیا میں ایسا آدمی کون اور کہاں ہے جو غلطی نہیں کرتا اور ٹھوکر نہیں کھاتا۔ غلطی کرنا انسان کا خاصہ ہے۔ آدمی کبھی درست چلتا ہے۔ کبھی رستہ بھول جاتا ہے۔ کبھی خطا پر ہوتا ہے۔ اور کبھی ثواب پر۔ اور جو آدمی حسن نیت (earnestness) سلامۃ الضمیر (Soundness of mind) نبالۃ القصد (Nobility of aims) رکھتا ہو اسکے غلطی کھانے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ عیبوں میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی غلطی کھائے اور پھر اپنی غلطی سے واقف ہونے پر بھی ہٹ دھرمی اور کبر و غرور سے اسی پر اڑے کئے چلا جائے۔

اب ہم اپنے علمائے اسکندریہ کی کارگذاری کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں کیسی مسرت ہو اگر ہمارے ملک کے علماء تعلیم دینی کے مسائل پر بحث و تفحص کرنے کے لئے جمع ہوا کریں۔ تاکہ دینی تعلیم میں ترقی ہو اور ہر طبقہ کے مصری مسلمانوں کے بچوں کو اس سے فائدہ پہونچانے کی تدابیر سوچی جائیں۔ اور ایسا سلسلہ تعلیم بنایا جائے جو بالکل اسلامی ہو اور شریعت حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے۔ اور احکام قرآنی پر مبنی ہو اور سب مسلمانوں کی دینی تعلیم انہیں اصولوں پر قائم کیجائے جن پر اسلام کا دارومدار ہے جنکی تفصیل یہ ہے:۔ ایک خدا کا ماننا آنحضرت کی رسالت کا قائل ہونا۔ نماز پڑھنا۔ زکوۃ دینا۔ روزہ رکھنا۔ حج کرنا۔ اور یہ تعلیم ایسی پھیلائی جائے کہ مصری بچوں میں ایک بھی ایسا نظر نہ پڑے جو خود کسی فرض یا سنت کو ترک کرے اور جو کسی دوسرے کو حتی المقدور ترک کرنے

ahmadimuslim.de

سے۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

عقلائے اسلام وعظمائے امت کو متنبہ ہونا چاہئے کہ دینی تعلیم بالکل فقیروں اور محتاجوں ہی کا حصہ ہوا چاہتی ہے۔ اب طبقہ متوسط میں بہت کم لوگ ادھر توجہ کرتے ہیں اور امرا میں کہیں اس کا نام ونشان بھی دکھلائی نہیں دیتا۔ اور یہ خطرہ کچھ کم اندیشہ واندوہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جسقدر زمانہ بڑھتا جائیگا متوسط و اعلےٰ طبقات کے لوگ اس سے علیحدہ اور بے بہرہ ہوتے جائینگے اور کچھ دنوں بعد صرف فقرا رہی میں دینداری کی باتیں اور دینی علوم دکھلائی دینگے۔ اور ایسی حالت میں تمام دینی کاروبار فقرا کے ہاتھ آجائیں گے اور انکے سوائے کوئی دوسرا انہیں سمجھنے بوجھنے کی قابلیت ہی نہ رکھ سکیگا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہی نکلیگا کہ فقرا دینی خدمت کے عہدوں پر مقرر ہونگے۔ ایسی صورت میں دینی افسر مفلس وقلاش اور مالدار لوگ بے دین وملحد نظر آئیں گے۔ اور ہم اس تفریق سے ایسے نتیجے نکال سکتے ہیں جنسے قومی سر دا سعل۔ عقلاء اور عام مسلمانوں کو سبق عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

مسلمان بزرگ اور علماء کو چاہئے کہ اس مسئلہ پر غور کریں اور اپنے بچوں کو خالص دینی تعلیم علمائے باعمل کی نگرانی میں دلائیں کہ جب وہ اس سے فراغت حاصل کرکے نکلیں۔ دینی اور قومی دونوں خدمات ادا کرنے کی استعداد رکھتی ہوں اور شرافت انسانیہ کے معنی کامل طور سے سمجھتے ہوں۔ اور عادات خبیثہ سے بچتے ہوں۔ اور خسران الدنیا والعاقبہ سے برطرف رہنا جانتے ہوں۔ اگر ہمارے قومی امراء اپنی اولاد کے لئے ایسی تعلیم وتربیت کو پسند کریں۔ تو اس سے دینی تعلیم کو بہت بڑی مدد ملیگی۔ اور عوام الناس کے دلوں میں اسکا شوق جم جائیگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ نسالہ الھدایۃ والتوفیق لاقوم طریق۔

سال رواں میں طالب علموں کی تعداد کا حال یہ ہے کہ اس سال دینیات کی تحصیل کے لئے اسکندریہ میں طلبا بکثرت آئے۔ آخر سال گذشتہ میں طالب علموں کی تعداد ۳۴۱ تھی۔ اس سال ۳۸۰ طالب علموں کا اضافہ ہوا اور کل تعداد ۷۲۱ ہوگئی جنمیں سے ۳۰ جامع دمشق سے اور ۲۲ الازہر سے اور ۴ جامع الاحمدی سے آکر یہاں شامل ہوئے۔

بہت سے طالب علموں کا یہ خیال ہے کہ علم دینی پڑھنے کے صرف یہی معنے ہیں کہ انسان اپنا نام شیخوں کی فہرست میں درج کرالے تاکہ اس کو مقررہ وظیفہ ملتا رہے اور پھر جو چاہے پڑھے اور جو چاہے سیکھے۔ کوئی اسکا نگراں اور پرسان حال نہ ہو۔ جہاں چاہے جائے جو چاہے کرے۔ جب چاہے یہ تعلیم چھوڑ دے اور اور کام اختیار کرے جو علوم دین کی شان کے شایاں نہیں یا جن میں مشغول ہونے کی صورت میں علم سے قطع تعلق سا ہو جاتا ہے اور اپنے طالب کو کسی علمی شرف و درجہ کے لایق نہیں رکھتی۔ گو اس نے جامع ازہر کے قوانین کے مطابق مدت مقررہ اپنے مدرسہ میں بسر کی ہو۔

لیکن یہ گمان بہت دنوں تک نہ چلیگا اور طالب علموں کو یقین ہو جائیگا کہ معلم اپنے طالب علموں کی پوری نگرانی کرتے ہیں اور انکے تمام حالات کو جانچتے ہیں اور ہرگز گوارا نہیں کرتے کہ کوئی طالب علم کاہل رہے اور کھیل کود میں بسر کرے یا اپنی توجہ کو اور طرف مائل رکھے۔ جو تحصیل علم میں حارج ہو اور نہ کوئی بری عادات واطوار والا اپنی بری صحبت اور مخالطت سے ایسے لوگوں کو بگاڑنے کا موقع پائیگا جنکو خوش خلق اساتذہ اپنی صحبت کی برکت سے سنوار دیتے ہیں۔ اور اسی لئے ہمیشہ ہر طالب علم سے الگ الگ کیفیت پوچھی جاتی ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ سب طالب علم بری صحبت سے بچے رہینگے اور پھر معلم ایسی دشواریوں سے فارغ ہو جائینگے

(از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

کِس نے؟ شراب نے!

امیدوں کو دبا دیا کس نے؟ شراب نے — منہ یاس کا دکھا دیا کس نے؟ شراب نے
ہندوستاں سے دارِ نشاط وسرور کو — زار الحزن بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
ہندوستاں کی شمع ترقی کو شام سے — افسوس ہے بجھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
بھارت ورش کے جو کہ تھے مخدوم فخر قوم — خادم انہیں بنا دیا کس نے؟ شراب نے
پُتلے تھے جو کہ عقل وفراست کے دہر میں — نادان انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
تھے جو ہزبر بیشۂ تہذیب مغربی — روبہ انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
جس قوم کو عروج تمول پہ ناز تھا — نیچا اسے دکھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
بیکار۔ فاقہ مست۔ بد اخلاق۔ ننگ دہر — اس ہند کو بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
اے ہند! تیری غیرت صد مہ جبین پر — داغ سیہ لگا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
او فاضلی ٹمپرنس کی توقیر جس نے کی — دل سے اسے بھلا دیا۔ کس نے؟ شراب نے

ٹمپرنس گائیڈ

جناب حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری کی کوٹھی پر ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جو اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱ میں درج ہو چکا ہے حافظ صاحب موصوف اس معاہدہ کو انجام تک پہونچا کر

فتوے

سوال نمبر ۵۰ - پیتل کا برتن مثل گلاس لوٹا وگھڑا وتھال وبدہنہ وغیرہ مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ صحیح حدیث سے دلیل ہونا چاہئے اگر صحیح حدیث میں ہو اور کوئی شخص انکار کرے تو وہ مسلمان رہیگا یا نہیں؟ یعنی یہ کہے کہ ہم حدیث نہیں مانتے اس صورت میں مسلمان رہیگا یا کافر؟ بینوا توجروا۔

سوال نمبر ۵۱ - اگر انگریز یعنی نصاریٰ مدرسہ اسلامیہ میں کچھ روپیہ امداد کرے تو وہ لینا درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۵۲ - زید نے عمر کو کہا کہ مجھکو اسوقت دس روپے قرض دو۔ عمر نے کہا کہ اگر اس شرط پر لو تو البتہ دے سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تم مجھکو ماہ چیت میں فی روپیہ ۲۰ کا وزن گندم یعنی ۲ سیر کے حساب سے دس روپیہ میں پانچ من گندم دو تو ضرور روپیہ دس دونگا - زید راضی ہوکر دس روپیہ لیا - جب وقت آیا عمر نے اُس سے پانچ من گندم طلب کیا۔ زید نے کہا امسال تو کل گندم دے نہیں سکتا تین من دو اور باقی دو من آئندہ سال دونگا - عمر نے کہا فی الحال تو بازار میں گندم کی نرخ فی روپیہ دس سیر کا ہے اس حساب سے تو دو من گندم کی قیمت آٹھ روپے ہوئی۔ خیر تم مجھکو تین من گیہوں اور آٹھ روپیہ کا تمسک لکھدو۔ اُس نے راضی ہوکر تین من گندم دیا اور آٹھ روپیہ کا تمسک لکھدیا - آیا یہ بیع سلم ہوئی یا نہیں؟ اور یہ زید کیواسطے نقد تین من گندم اور آٹھ روپیہ لینا درست ہوا یا نہیں؟ اور اگر تمسک نہ لکھے اُسی وقت تین من گندم اور جو باقی تین من گندم کی قیمت آٹھ روپیہ لے تو درست ہے یا حرام؟

جواب نمبر ۵۰ - پیتل کے برتن جائز ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے ذروني ما ترکتکم (یعنی جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہا کروں تم بھی کریدمت کیا کرو) پس پیتل کے برتنوں سے منع نہیں تو اُس کے جواز کی یہی دلیل ہے - حدیث کے منکر کو علماء سلف نے بدعتی لکھا - کافر نہیں - (دیکھو نورالانوار - توضیح - تلویح وغیرہ)

جواب نمبر ۵۱ - جبتک یہ معلوم نہو کہ غیر اللہ کے نام پر دیتا ہے درست ہے۔

جواب نمبر ۵۲ - جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے لا تاخذ الا سلمك او راس مالك یعنی یا تو وہ چیز لیا کر جسکی بیع سلم ہوئی تھی یا اپنا راس المال لیا کر اس کے علاوہ اور نہیں - صورت مرقومہ میں چونکہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قبل از قبضہ سلم یا راس مال جدید تمسک کرایا گیا ہے - اس لئے جائز نہیں - اور اگر تمسک نہ لکھو اور باقی کی [illegible]

سوال نمبر ۵۳ - میرے ایک دوست نے ایک عورت خاوندوالی سے اقرار کرلیا اور قسم قرآن مجید اوٹھائی کہ نہ میں کسی سے فعل کرونگی نہ تم نے کسی - خاوند سے طلاق لیکر یا ایسے طور تمہاری ہمراہ ہونگی - اب عورت کو خاوند طلاق نہیں دیتا - دوست صاحب مجبور ہیں کہ میں حلف قرآن مجید کرچکا ہوں - آپ یہ مسئلہ بتادیں اس مرد کو کسی جگہ گھر یا کسی جگہ باہر فعل کرنا مناسب ہے یا گناہ ہو جائے مہربانی اخبار ہفتہ وار آئندہ چھاپ کر سرفراز فرماویں - باہر کا فعل تو خود بخود گناہ لیکن صرف مطلب ہے کہ ایسی قسم جائز ہوتی ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۵۴ - اور نیز قرآن مجید بامعنے یعنی جسکا ترجمہ اردو میں ہوا ہے آپ سے یا کسی دیگر جگہ سے ملسکتا ہے تو بذریعہ اخبار اطلاع بخشیں میں خریدنا چاہتا ہوں (۱۱)

سوال نمبر ۵۵ - اور سکھ جو جھٹکا کھاتے ہیں اونکے گھر سے روٹی کھانی مسلمان کو جائز ہے یا نہ؟ (خریدار نمبر ۶۰۲)

جواب نمبر ۵۳ - اول تو قرآن شریف کی قسم ہی ناجائز ہے - حدیث شریف میں آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرك (جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائے وہ مشرک ہو) علاوہ اس کے اس قسم کی قسموں کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے اور اُس قسم کے خلاف کام کرنے میں مصلحت اور بہتری ہو تو اُس قسم کو توڑکر وہ کام بہتری کا کرے اور قسم کا کفارہ دے قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے - قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ پس شخص مذکور اپنے قول سے تائب ہوکر گھر میں بدستور جائے اور قسم کا کفارہ دے - یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین روزے رکھے۔

جواب نمبر ۵۴ - قرآن مجید مترجم کئی ایک جگہ سے دستیاب ہوسکتے ہیں - مطبع انصاری دہلی یا مطبع القرآن امرتسر وغیرہ سے طلب کرو۔

جواب نمبر ۵۵ - اسلام میں چھوت چھات تو نہیں البتہ پاکی ناپاکی کا حکم ہے پس سکھوں کے ہاں سے وہ کھانا جو حرام نہو کھا لینا جائز ہے - اور جو مذہب اسلام میں حرام ہو وہ ناجائز ہے۔

سوال نمبر ۵۶ - تجہیز وتکفین کے بعد حاضرین جنازہ کو دعوت دیکر شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں اور اُس شیرینی کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ (محمد غلیم الدین خریدار نمبر ۱۶۷ - از عبداللہ پور ۔۔۔)

جواب نمبر ۵۶ - اسراف ہے کفار کی رسم ہے - خلاف سنت ہے پرہیز واجب ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لاڑکانہ (سندھ) میں جہاں آریوں نے ۶۰ کس مصنوعی مسلمانوں کو آریہ بنایا تھا۔ تیرہ سو سے زیادہ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ اللہم زد فزد لہم بارک +

یورو کے ڈاکٹر مستی کلین نے ایسی دوا دریافت کرلی ہو جسکے استعمال سے طاعون بالکل نہیں ہو سکتی (تو وہ کب نکالینگے۔ جب دنیا فنا ہو جائیگی؟)

کہا جاتا ہی کہ آجتک ایسی مانع طاعون کوئی دوائی دریافت نہیں ہوئی تھی جسکو استعمال سے طاعون قطعی نہ ہوسکے۔ اگر تجربہ سے ڈاکٹر کلین اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوگئے تو مخلوق خدا پر احسان کرنیوالوں کی فہرست میں انکا نام بھی ایک ممتاز جگہ پائیگا دیگر شکل یہ ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی سے انکی چل پڑیگی۔ وہ خفا ہو جائینگے کہ اے دیگر طاعون ہی تو میری سچائی کی دلیل تہی۔ کمبخت تو نے اُسے بھی دور کردیا! جا اب تو بھی بے شمار ایام میں مرجائیگا۔) +

نیدرن بنگال ریلوے پر دو مال گاڑیوں میں ٹکر ہوگئی۔ ایک ڈرائیور اور ایک فائرمین کٹ کر مر گئے۔

چین میں یہ ظالمانہ رسم مدت مدید سے قایم تہی کہ عورتوں کے پاؤں بچپن میں ایسے سخت باندہ دئیے جاتے تہے جسکی وجہ سے عورتیں چلنے سے معذور تہیں بلکہ لڑھک لڑھک کر چلا کرتی تہیں۔

شہنشاہ بیگم چین نے اب ایک شہنشاہی فرمان جاری کرکے تمام سلطنت میں اس ظالمانہ رسم کی موقوفی کا حسب ضابطہ اعلان کردیا۔ چینی صوبجات کے گورنروں نے اس فرمان پر پورے طور پر عملدرآمد شروع کردیا ہے۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دیجاتی ہے۔

چین میں اس ظالمانہ رسم کی موقوفی اس قدر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے کہ اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی پیروں کی بندش کے خلاف گیت گاتے ہیں (زندہ قومیں تمام اپنے عیوب کی اصلاح میں لگی ہوئی ہیں مگر ایک ہم ہیں کہ ہم میں کوئی عیب ہی نہیں۔ اصلاح کیسی!)

آئرلینڈ والے چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں پارلیمنٹ الگ قائم کیجائے گورنمنٹ انگلستان اس بات کو منظور نہیں کرتی اس لئے آئرلینڈ والے اکثر فساد کرتے رہتے ہیں۔ (ڈٹے کرینگے)

آئرلینڈ میں ایک نئی آئرش مجلس حال میں قایم ہوئی ہے اس مجلس نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس بات کی کوشش کیجائیگی کہ انگلستان کی ساختہ اشیاء کو بالکل نہ خریدا جائے اور باشندہ آئرلینڈ کو برٹش بحری یا بحری فوج میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور آئرلینڈ میں انگریزی زبان میں گفتگو کرنا لوگوں سے ترک کرائی جائے سب لوگ اپنے ہی ملک کی دیسی زبان بولیں۔ (آئرلینڈ انگلستان کے ساتھ ایک جزیرہ ہے یہ قریبیوں کا حال ہے تو بیچارے بنگالیوں پر کیا خفگی ہے جو اتنی دور ہیں؟)

ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ حال میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۴۰ موتیں اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۲۷۸ ہوئی تہیں۔ منجملہ اسکے ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں ۱۱۶۷۔ بنگال میں ۱۱۴۴۔ احاطہ بمبئی میں ۵۹۵۔ پنجاب میں ۱۳۲۔ ممالک متوسط میں ۳۳۳۔ اور برما میں ۱۳۰ موتیں ہوئیں۔

احاطہ مدراس میں گذشتہ ہفتہ تین چار روز خوب بارش ہوئی۔ کثرت بارش سے مدراس ریلوے کی شمال مغربی سیکشن پر تین جگہ سے اور شمال مشرقی سیکشن پر دو جگہ سے ریل کی سڑک بہ گئی۔ ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن ابھی تک درست نہیں ہوئی۔ ڈاک اور مسافر ایک ٹرین میں سے اترکر دوسری ٹرین میں سوار کردیتے ہیں۔ ساؤتھ انڈین ریلوے کی گدر سیکشن کی لائن بھی کئی جگہ سے بہ گئی۔ بمبئی لائن سے سڑک درست کرلیگئی۔ (خدا کی شان ایک حصہ ملک کا خشکی سے تباہ ہے تو دوسرا کثرت تری سے ویران!) +

تمام پنجاب میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ قحط نمایاں ہے۔ اللہم اسقنا غیثا مغیثا ولا تجعلنا من القانطین +

سودیشی تحریک کے اثر سے امریکہ کے سگار بہت سستے ہوگئے ہیں کیونکہ کساد بازاری کی وجہ سے تاجر ان کو برائے نام قیمت پر فروخت کررہے ہیں۔ (اب دیسی کیا مقابلہ کرینگے؟) +

راجہ صاحب کولہاپور نے دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے پارچہ بافی کا کارخانہ جاری کیا ہے (قابل تقلید ہے)

ایک افغان اہلکار عبدالعزیز خاں جو عرصہ سے پشاور میں پناہ گزین اور سابق میں امیر صاحب کا پرچہ نویس تہا۔ کابل میں طلب ہوکر امیر صاحب کی کونسل کا ممبر مقرر ہوگا۔ (تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ)

ضلع شاہپور میں بیگم فردوسی بمقام سرگودہ نئی تحصیل قائم کیگئی۔

مرزا قادیانی کو الہام ہوا ہے یا شمس یا قمر انت منی و انا منک ۔ ا[illegible] صحیح کہ چاند [illegible] (سبحان اللہ [illegible])

امرتسر میں ۲۴ جنوری کی شب کو ۸½ بجے زلزلہ کا سخت جھونکا آیا۔ (خدا کی پناہ)

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سُست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاکی ہو جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہو جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑہتا اور طاقت پیدا ہوتی ہو۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہو۔ **قیمت صرف تین روپے** +

بینظیر مقوی و مُمسِک دوائی **یعنی مومیائی** یہ مومیائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہو۔ چوٹ لگتی ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصے میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہو جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو اُن کے لئے محافظ صحت ہو۔ ... سے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہو۔ اور جن لوگوں کے ہاں بسبب قلت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کرکے قدرت آلہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہو۔ یونانی طب اور ویدک کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیے اور فائدہ اُٹھائیے **قیمت** فی چھٹانک ۴ ماہ کیلئے کافی ہو عہ

سُرمہ مقوی البصر آنکھوں کو تراوت بخشتا ہو۔ خارش۔ دھند۔ ناخونہ وغیرہ امراض کو زائل کرکے بینائی کو تقویت دیتا ہو۔ فی تولہ عہ

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف عہ

کم سِنی شادی کے نقصانات سے واقفیت حاصل کرکے اسکی بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب **داغ دل** خرید کر مطالعہ کرو قیمت ۸

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ اور ہر ایک مرض کے علاج کا نسخہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ہر ایک صاحب طلب کرسکتے ہیں۔

جملہ ادویہ اسٹیر نام **علم الدین** (مینیجر دی میڈیسن ایجنسی) کٹرہ تلکہ بکھیاں امرتسر ہو

آہ! دُنیا تیری بیوفائی!

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

ہمارے ناظرین حکیم محمد ابراہیم چشتی سے واقف ہونگے جنکا اشتہار ہر ہفتہ اسی کالم میں دیکھا کرتے تھے۔ آج انکو دار فانی چھوڑے ہوئے چھ روز ہوگئے ہیں۔ نمونیا پلیگ سے مرحوم کا انتقال ہوا جوان۔ صالح۔ کم زبان۔ شریف النفس۔ اولاد پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے خرد سال چھوڑے ہیں۔ والدین کے علاوہ تین بھائی ایک بہن بھی ہے ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ **اللّٰھم اغفر لہٗ**

حسب الارشاد مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار بہایت التزام ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست سے
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداروں سے
ممالک غیر سے سالانہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ...

مضامین

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم جمعہ مبارک — جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم الجمعۃ المبارکۃ

مجدد دہلوی مرزا حیرت نے خوب کیا

کہ شیعوں کے امام مولوی فاضل محمد ہارون صاحب کو دعوت مباحثہ جلسہ عام میں دی ہے۔ یہ حوصلہ آپکو شاید اسلئے ہوا ہے کہ دبقول آپکے مولوی محمد ہارون جلسہ عام میں بولنے کی عادت یا طاقت نہیں رکھتے۔ خیر بہرحال ہماری رائے میں ابھی یہی احسن ہے کہ علما شیعہ اسی دعوت مرزائیہ کو رد نکریں بلکہ بغیر حیلہ حوالہ کے میدان میں آجائیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے مجدد دہلوی نے مضمون کا چیلنج دیدیا۔ ہمارا چیلنج قبول فرمایا۔ اب بھی اگر انکو یہ منظور ہو کہ حسین کتب شیعہ سے ثابت نہیں تو غیر شیعوں سے جواب لیں۔ لیکن اگر سنیوں کی کتب سے بھی انکار ہو تو خاکسار دہلی آنے کو بھی حاضر ہے صرف آپکے بلانے کی دیر ہے۔ مگر حسب منشا آپکے مجمع عام میں مناظرہ ہوگا

چونکہ دہلی آپ کا شہر ہے آپ ہی کی دعوت ہے اسلئے کل انتظام جلسہ آپ کے ذمہ ہوگا۔ میں تو اکیلا شاید آپ ہی کی فرودگاہ پر فروکش ہوجاؤں۔ مرزا صاحب! واللہ اگر آپ مان جائیں تو لطف آجائے ؎

پڑا فلک کو کبھی دلجلوں سے کام نہیں	جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

شکایت

ہمارے کرم دوست مرزا حیرت نے مولوی محمد ہارون صاحب شیعہ کی شکایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا رسالہ ثبوت شہادت جو مرزا صاحب کے رد میں لکھا ہے مرزا صاحب کو نہیں بھیجا۔ مگر افسوس کہ آپ خود بھی اسی فعل شنیع کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کتاب رد شہادت جو آپنے لکھی ہے ہم نے سنا ہے کہ اس میں خاکسار کا بھی ذکر ہے مگر ہم نے اس کتاب کو آجتک خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب! سچ ہے؟ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگراں

حسب اطلاع سابق

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ اہلحدیث کے قدردان انکو اپنے دوستوں کو دکھادیں اور زبانی ترغیب بھی دیں۔ آپکا مخلص مینیجر اہلحدیث